مسجد کو آلودگی سے بچانے کے لیے پرندے کا گھونسلہ ہٹانا

ریفرنس نمبر: SAR-7540 تاریخ: 18-10-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری مسجد کے بالکل ساتھ چند درخت لگے ہوئے ہیں، اُن درختوں کی شاخیں اور ٹہنیاں مسجد کے صحن پر بھی پھیلی ہوئی ہیں، سوال یہ ہے کہ احاطہِ مسجد میں موجود شاخوں پر چڑیوں نے اپنے گھونسلے بنا رکھے ہیں، اُن گھونسلوں میں چڑیوں کی موجودگی کے سبب نیچے صحنِ مسجد پر بیٹ گرتی ہے، جس سے مسجد آلودہ ہوتی ہے۔ کیا ہم اُن گھونسلوں کو وہاں سے ہٹا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صحنِ مسجد کے احاطے میں پھیلی ہوئی شاخوں سے گھونسلوں کو ہٹا کر کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، بلکہ ضرور منتقل کیا جائے، کیونکہ چڑیوں کی بیٹ اگرچہ نجس نہیں، مگر گندگی ضرور ہے اور مسجد کو گندگی سے بھی بچانا واجب ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ان احد کم اذا قام فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ او ان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احد کم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمیہ۔“ ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو بیشک وہ رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے یا اُس کے رب کی رحمت، اُس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتی ہے، لہٰذا تم میں سے ہرگز کوئی قبلہ کی طرف منہ کر کے مت تھوکے، ہاں اپنی اُلٹی طرف یا پیروں کے نیچے تھوک لے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب حک البزاق بالید فی المسجد، جلد1، صفحہ58، مطبوعہ کراچی)

بیان کردہ حدیث کی شرح کرتے ہوئے شارح بخاری، علامہ بدرالدین عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: ”ذکر ما یستنبط منہ فِیہ تعظیم المساجد عن اثقال البدن وعن القاذورات بالطریق الاولی وفیہ احترام جهة القبلة وفیہ إِزَالَة البزاق وَغیره من الأقذار من

الْمَسْجِد۔"ترجمہ: اِس حدیثِ مبارک سے حاصل شدہ مسائل میں سے یہ ہے کہ مسجد کو بدنی رطوبتوں سے بچاتے ہوئے اُس کی عظمت برقرار رکھنا، سمتِ قبلہ کا احترام بجالانا اور مسجد سے تھوک اور دیگر نجاستوں کو زائل کرنا۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، جلد4، صفحہ222، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

یونہی علامہ ابنِ نُجیم مِصری حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ /1562ء) لکھتے ہیں:"ان غسل المعتکف راسه فی المسجد لاباس به اذالم یلوثه بالماء المستعمل فان کان بحیث یتلوث المسجد یمنع منه لان تنظیف المسجد واجب"ترجمہ: اگر معتکِف مسجد میں اپنے سر کو دھوئے اور استعمال شدہ پانی سے مسجد کو آلودہ بھی نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر سر دھونے سے مسجد آلودہ ہوتی ہو تو اُسے سر دھونے سے منع کیا جائے گا، کیونکہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنا واجب ہے۔

(بحر الرائق، جلد2، باب الاعتکاف، صفحہ530، مطبوعہ کوئٹہ)

چڑیوں کی بیٹ نجس نہیں، بلکہ پاک ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"ذرق مایو کل لحمه من الطیر طاهر عندنا مثل الحمام والعصافیر"ترجمہ: پرندوں میں سے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے، اُن کی بیٹ ہمارے نزدیک پاک ہے، جیسا کہ کبوتر اور چڑیوں کی بیٹ۔

(الفتاوی الهندیة، جلد1، کتاب الطهارة، الفصل الثاني في الاعیان النجسة، صفحہ46، مطبوعہ کوئٹہ)

بالخصوص مسجدوں میں موجود گھونسلوں کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ /1677ء) لکھتے ہیں:"لا بأس برمي عُشِّ خُفَّاش وحمام لتنقیته۔"ترجمہ: مسجد کی پاکیزگی کے لیے چمگادڑوں اور کبوتروں کے گھونسلوں کو ہٹا دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ528، مطبوعہ کوئٹہ)

ایک سوال اور اُس کا جواب!

صحیح ابنِ حِبَّان میں ہے:"أقروا الطیر علی مکاناتها۔"ترجمہ: پرندے کو اُس کے گھونسلے میں ٹھہرا رہنے دو۔ (یعنی اُس کے گھونسلے کو کہیں اور منتقل مت کرو۔)

بظاہر یہ حدیث مبارک اوپر بیان کیے گئے مسئلے کے برخلاف ہے، کیونکہ مسئلہ یہ بتایا گیا کہ اُن گھونسلوں کو ہٹا

DARUL IFTA AHLESUNNAT

دیا جائے۔ چنانچہ اِس سوال کا جواب اور حدیثِ مبارک کا مَحْمَل بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”أنه قال صلى الله عليه وسلم «أقروا الطير على مكانتها» فإزالة العش مخالفة للأمر فأجاب بأنه للتنقية وهي مطلوبة، فالحديث مخصوص بغير المساجد۔“ ترجمہ: آقائے کونین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”پرندے کو اُس کے گھونسلے میں ٹھہرا رہنے دو“ گھونسلے یا آشیانے کو ہٹانا بظاہر اِس حدیث مبارک میں موجود حکم کی مخالفت ہے۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ مسجدوں میں موجود آشیانوں کی منتقلی دَرْ اَصْل مسجد کی پاکیزگی کے پیشِ نَظر ہے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مسجد کی صفائی ستھرائی شریعت کو مطلوب ہے، لہٰذا بیان کردہ حدیث مبارک مسجدوں کے علاوہ دیگر مقامات پر موجود آشیانوں کے ساتھ خاص ہے۔

(ردالمحتار مع درمختار، جلد2، فروع ”افضل المساجِد“، صفحہ528، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) سے مسجد میں موجود بگلے کے گھونسلوں کے متعلق سوال ہوا، تو آپ نے جواباً لکھا: بگلے کی بیٹ اگرچہ نجس نہیں، مگر گندگی ضرور ہے اور مسجد کو گندگی سے بھی بچانا چاہیے، بگلے جب گھونسلے لگانے لگیں، اُس وقت گھونسلوں کو نوچ کر پھینک دیا جائے کہ بچے پیدا کرنے اور گندگی کی نوبت نہ آنے پائے۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد1، صفحہ34، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

11 رَبیعُ الاوّل 1443ھ/18 اکتوبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے